جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا [illegible]

اخبار الحق دہلی

قیمت سالانہ [illegible]

صداقت کا جان نثار گورنمنٹ کا وفادار دہلی کا مشہور اخبار جو ہر جمعہ کو دار السلطنت دہلی سے نکلتا ہے

الحق ایجنسی دہلی کی کتابیں

تصدیق کلام ربانی

بجواب

مسلمانی کے بانی کی کہانی

دلی میں پچھلے سال ایک نامعقول پر از جہالت وضلالت ٹریکٹ میں مسمی نرائن لال آریہ اپدیشک نے حضور انور احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نہایت بیباکانہ گندہ دہانی سے لغو وبیہودہ افترا لکھکر شایع کیے تھے۔ اس کا مکمل بمفصل جواب [illegible] بعنوان نام سے قریبا تیرہ جزو پر لکھوا کر شایع کیا ہے۔ اس میں حضور پرنور صلعم کی صداقت وپاکدامنی کا ثبوت بڑے بڑے مشاہیر فلاسفروں وعلماء یورپین کی شہادتوں سے دیا گیا ہے۔ باوجود ان تمام خوبیوں کے [illegible]

[illegible]

پتہ شمس العلماء

ایک صفحہ میں متن اور دوسرے صفحہ میں بالمقابل ترجمہ حاشیہ پر فوائد [illegible] متعلق سلسلہ وار ہندسہ لگا کر اسی کے مطابق نشان لگا دیے ہیں

مجلد عہ دو روپے

ضخامت تاریخ اسپین

یہ ایک زبردست تاریخ اسلامی عروج وحکومت اسپین کی ہے جس کو انگریزی سے مسٹر محمود صاحب بیرسٹر [illegible] نے اردو لباس پہنایا۔ اور عمدہ نفیس وخوشخط کاغذ پر چھپوایا۔ اصلی قیمت [illegible] کے وفات ہو جانے سے اس کو چند جلدیں [illegible] خریدنا میں [illegible] ایک سیر ۵ چھٹانک بر رعایتی قیمت پر دفتر الحق سے [illegible] نفیس چیز بہ محصول [illegible] جلد درخواستیں بھیجیں ورنہ پھر ایسی کتاب [illegible] قیمت [illegible] دیگر [illegible] تاجران کتب [illegible] اس کی قیمت [illegible]

[illegible]

آریوں کے بیہودہ اور بڑے بڑے اعتراضوں کا معقول ومنقول سے جواب جو اہل اسلام ہمیشہ کرتے رہتے ہیں۔ ہر مسلمان اس کو خرید کر دیکھے

بواسیر کیا چیز ہے اور اسکا علاج

[illegible] چاندی کی [illegible] ڈاکٹر [illegible] صاحب بہادر [illegible] لفٹننٹ گورنر بہادر [illegible] عطا [illegible] عمدہ و ولتی [illegible]

[illegible] سلطانیہ [illegible] حضور [illegible] عزت اور شہرت [illegible] خدمات [illegible]

[illegible] معا کی وریدوں [illegible] آخری حصہ [illegible] اختیار کرنے کو [illegible] بواسیر [illegible] باعتبار [illegible] نام [illegible] ہیں +

مسے اگر باہر ہوں

اور خون [illegible] وقت آتا ہو تو خونی [illegible] صرف [illegible] آسکتا ہو تو بادی [illegible] اندر سے ہوں تو بواسیر [illegible] ہے +

اسباب پیدائش

[illegible] قبض کا رہنا [illegible] جگر [illegible] احتراق اخلاط +

بواسیر بگڑ جانے سے

[illegible] ورم جگر۔ اسہال کبدی [illegible] وغیرہ [illegible] بواسیر [illegible] الامراض [illegible]

مسے دو قسم کے ہیں

اول [illegible] [illegible]

[illegible] بواسیر اچھا ہے اور

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہیں۔ اور یہ وریدیں مقعد کے [illegible] میں [illegible] میں لپٹی ہوئی ہوتی ہے جسکے باہر کی طرف [illegible] اور اندر کی طرف پردہ [illegible] اور یہ [illegible] سے پوشیدہ [illegible] ہے اسکو بواسیر کہتے ہیں +

پس آپ ان دھوکہ باز

لوگوں سے [illegible] جو کہا کرتے ہیں کہ ہم بواسیر کو بلا تکلیف جڑ سے نکال دیتے۔ اور

جو لوگ صرف مسوں کو کٹوا کر

خوش [illegible] کہ وہ بواسیر سے بچ گئے وہ غلطی پر [illegible] اندرونی علاج پھر زور [illegible] کچھ عرصہ بعد دوبارہ سے پیدا ہو جاتے [illegible] چونکہ اصل سبب مرض کو دور نہیں کیا گیا یہی وجہ ہے کہ اپریشن کے بعد اکثر لوگوں کو دوبارہ بواسیر کے مسے پیدا ہوئے۔

اگر آپ بواسیر سے نجات

[illegible] تو با اصول علاج کریں جو شرح [illegible] مطابق [illegible] طب [illegible] کی تائید و تصدیق ہوتی ہے +

اصل [illegible] بواسیر اور اسکے

[illegible] سے نجات پانے کی تدبیر یہ ہے :-

(۱) دائمی قبض کو دور کیا جاوے +

(۲) جگر کے فعل کو درست کیا جائے +

(۳) معدہ کی خرابی سے جو فتور [illegible] میں ہو گیا ہو اسکی اصلاح کی جائے +

(۴) [illegible] فعل جذب اور اسکی حرکت دودی کو درست بنایا جائے +

(۵) [illegible] امعا اور [illegible] امعا کی درستی

(۶) ان غذاؤں اور دواؤں سے اجتناب کیا جائے جن کا اثر امعا میں [illegible] پیدا کرتا ہو [illegible] مثل گرم مصالحہ [illegible] معصیر +

(۷) [illegible] خون سے [illegible] ہو کر راستہ میں خارج [illegible] دور کی جائے [illegible]

(۸) [illegible] سخت [illegible] امعا سے گذرتا ہے تو ان مقامات کو بگاڑ جاتا ہے۔ اسلئے [illegible] نرم کا استعمال [illegible] خارج ہو جائے +

بواسیر کا جلد علاج کرنا چاہئے

کیونکہ یہ پیچیدہ مرض ہے ورنہ اور [illegible] سی بیماریاں حاضر ہونے کو تیار ہونگی۔

اول [illegible] شروع [illegible] زیادہ [illegible] بڑھ گیا تو پھر لوگوں کو جو ٹوٹکے بھرنا [illegible] تبیح امر ہے +

دوم۔ اس حصہ کا مرض اسلئے خراب ہے کہ گذرگاہ فضلات ہے [illegible] بوجہ اخراج مادہ امعا کو تحریک رہتی ہے اور آرام کیلئے سکون لازمی ہے۔ وہ امعا کو نہیں [illegible] ہو سکتا +

سوم۔ یہ حصہ شدید [illegible] بوجہ [illegible] عصبی تھوڑی تکلیف سے شدید مرض بنجاتا ہے +

چہارم۔ یاد رہے امعا کی خرابی سے میرز [illegible] بارہ قسم کے عارضے پیدا ہوتے ہیں :-

(۱) بواسیر (۲) ریح البواسیر (۳) [illegible] (۴) بواسیر (۵) ورم معدہ (۶) شقاق [illegible] (۷) استرخاء مقعد (۸) قروح مقعد (۹) [illegible] (۱۰) قروح مقعد (۱۱) مقعد غیر مشقوبہ (۱۲) نزفۃ الدم + پس اگر آپ ان سب سے نجات چاہتے ہیں تو [illegible] کا علاج کرائیے +

بواسیر میں جگر کا فعل کیسا

خراب ہوتا ہے۔ یا تو جگر سخت [illegible] سے یا اس میں [illegible] خون یا اخلاط ردی [illegible] خراب [illegible] یا دائمی قبض سے فضلات کے نہ اخراج ہونے سے جگر کا فعل خراب ہو جاتا ہے +

بواسیر میں اکثر وہ لوگ مبتلا

ہوتے ہیں۔ جو [illegible] سے زندگی بسر کرتے ہیں [illegible] کرنا چھوٹی عمر کی [illegible] رہنا [illegible] گوشت اور [illegible]

[illegible]

[illegible] سوداوی [illegible]

علامات [illegible]

بواسیری [illegible] رنگ [illegible] یعنی زردی مائل بسبزی [illegible] درد [illegible] خارش اور خونی [illegible] دھار کی طرح آنا [illegible]

دیگر علامات

بقول حکیم [illegible] ہے [illegible] زبان کا سیاہی مائل ہونا [illegible] آنا [illegible] اعضا [illegible] وغیرہ [illegible]

بے علم لوگوں کے علاج سے

مندرجہ ذیل عوارض [illegible] ہیں [illegible] اعضا [illegible] خونی [illegible] وغیرہ وغیرہ +

ہماری حب [illegible]

ان گولیوں کے استعمال سے [illegible] [illegible]

حب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] شاہی [illegible] یافتہ حکیم [illegible] لاہور [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحق دہلی

کھلی چٹھی

بنام مولوی ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر اہلحدیث امرتسر

السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین

مباحثہ لدہانہ جو میرے اور آپ کے درمیان واقع ہوا تھا اوس میں علاوہ کئی ایک دروغ بیانیوں اور خلاف ورزی شرائط بار کے ایک جدید اعلان خلاف معاہدہ و فیصلہ ثالث آپ نے کیا ہے جس کا عقلاً عرفاً و شرعاً و قانوناً آپ کو حق حاصل نہیں اور وہ اعلان یہ ہے جو پہلے آپ کے نائب ایڈیٹری طرف سے اہلحدیث مورخہ ۲۶ اپریل ۱۲ء کے صفحہ ۱۲ پر "قادیانیوں پر لدہانہ میں عظیم الشان فتح" کی نامعقول سرخی سے شایع ہوا اور ۳ مئی ۱۲ء کے اہلحدیث میں صفحہ اول پر خود آپ کیطرف سے "فتح قادیان پر حصول غنیمت" جیسے غلط عنوان سے شایع ہوا ہے پھر ۱۰ مئی ۱۲ء کے اہلحدیث میں "قادیانی فتح پر حقانی مبارکباد" لکھکر آپ نے خلاف بیانی کی ہے۔ پھر ۱۷ مئی ۱۲ء کے اہلحدیث میں "فاتح قادیان" نام رسالہ مباحثہ لدہانہ کے متعلق شایع کرنیکا آپ نے اعلان کیا ہے۔ یہ الفاظ بطور اعلان و اشتہار ایسے مباحثہ کے متعلق جس کا تعلق صرف میری اور آپ کی ذات سے بروے تحریر اخبار الحق مورخہ ۸ مارچ ۱۲ء قرار پا چکا تھا لکھنے کا آپ کو حق نہیں یہ عہد شکنی اور خلاف ورزی تو بدرجہ ذیل قرارداد کی آپ نے فرمائی ہے۔

"میں نے آپ کو احمدی مشن کا ایک فرد ہونیکی حیثیت سے چیلنج دیا ہے۔ جیسا کہ ہر ایک مسلمان کا حق ہے کہ آریہ یا عیسائی یا یہودی کے مقابلہ میں گفتگو کرنے اپنے مذہب کی تائید کرنے۔ بعینہ بحیثیت ایک احمدی ہونیکے میرا حق ہے کہ آپ یا آپ جیسے ہر ایک شخص سے مباحثہ کروں۔ ایسی صورت میں جیسا کہ آریہ یا عیسائی کا یہ عذر ناقابل سماعت ہوگا کہ کسی مسلمان کو وہ کہے کہ جب تک تمام مسلمان یا کم سے کم گفتگو کرنیوالے کے ہم مذہب اس کی ہار جیت کو اپنی ہار جیت نہ تصور کریں میں گفتگو نہ کرونگا۔ اور یہ عذر بار دا وسکا کسی اہل علم کے نزدیک بجز نارزو۔ ایسا ہی آپ کا یہ ارشاد کہ آپ کا مناظرہ بوجہ آپ کی بے علمی کے قادیانی مشن میں فیصلہ کن تصور نہ ہوگا۔ اہلحدیث مورخہ یکم مارچ ۱۲ء) بے بنیاد قابل مضحکہ ہے ×× واہ حضرت واہ۔ باوجود ڈبل مفسر قرآن بننے کے اور اسی مضمون میں آیت لا تزر وازرۃ وزر اخریٰ کو لکھنے کے بھی عیسائیوں کی طرح آدم کے گناہ میں تمام بنی آدم کو گنہگار ٹھہرانا چاہتے ہیں۔ بلفظہ صہ کالم دوم

پس جس حالت میں کہ یہہ طے شدہ امر تھا کہ اس مباحثہ کا تعلق میری ذات کے سوا کسی دیگر احمدی سے نہیں ہوگا تو پھر اس کے خلاف آپ نے "قادیانیوں پر فتح" اور "فتح قادیان" اور "فاتح قادیان" جیسے خلاف واقعہ عنوان اور مضمون کن حقوق سے شایع کئے۔

آگے چلئے تو ثالث صاحب کا فیصلہ بھی آپ کو اس قسم کے عنوان اور مضمون لکھنے کا حق نہیں دیتا۔ ملاحظہ ہوں فیصلہ نادان ثالث کے الفاظ ذیل

"فی الواقعہ میری واقفیت دربارہ اسلام جو کہ ایک وسیع سمندر ہے اوس نادان اور ناواقف بچہ سے (جو چند سالہ معصوم اور دنیا سے بالکل ناواقف ہو) بدرجہا کم ہے۔ اور میری رائے کا اثر کسی اور شخص پر نہیں ہو سکتا اور نہ کوئی اور شخص اس کا پابند ہو سکتا ہے اور میرا یکہ و شوبش (یقین) ہے کہ فریقین بھی اپنے اپنے مذہبی عقائد کے بموجب اس رائے کے ہرگز ہرگز

پابند نہین ہونگے سوائے اسبات کے کہ بموجب شرائط مباحثہ تین سو روپیہ کی رقم کی ہار جیت ہو جائے" بلفظہ

فیصلہ سردار بچن سنگھہ صاحب پلیڈر نادان ثالث

اس فیصلہ مین تو آپ کے ناواقف از اسلام اور چند سالہ معصوم ثالث نے جس کے بہروسہ پر آپ اپنے تئین فتحیاب قرار دیتے ہین میری ذات پر بہی اس فیصلہ کا اثر انداز نہ ہونا قرار دیا ہے تا بہ دیگران چہ رسد۔ مگر یہی نہین بلکہ ثالث نادان نے تو دوسرون کو بالکل ہی اثر فیصلہ سے الگ کر دیا ہے۔ انکہین کہولکر اقتباس مندرجہ بالا کے الفاظ جلی کو ملاحظہ فرماکر غور کرلین کہ جس حالت مین بروئے قرارداد باہمی و نیز حسب فیصلہ ثالث اس مباحثہ کا اثر کسی دوسرے شخص پر نہین ہوسکتا۔ اور نہ ہونا چاہیے۔ تو آپ نے ایسی بدیہی خلاف ورزی کیون کی؟ اور "قادیان کے فاتح" "کس طرح آپ بنگئے۔ اور "قادیانیوں پر فتح عظیم" آپ نے کب حاصل کی؟ لہذا بذریعہ اس کہلی چٹہی کے آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ گذشتہ غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے ان دلازار اور ہتک آمیز عنوانون اور مضامین کے متعلق معافی مانگین اور اُن کی تردید کرین اور آیندہ اس مباحثہ کے متعلق کوئی ایسی تحریر بطریق مراسلت یا ایڈیٹوریل نوٹس یا رسالہ یا اشتہار کے نہ شایع کرین جس مین بجز میرے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کسی ممبر یا کل سلسلہ پر اس مباحثہ کا اثر انداز ہونا اشارۃً یا کنایۃً پایا جائے۔ بصورت نہ تردید کرنے گذشتہ دل آزاری کے اور نہ مانگنے معافی کے سلسلہ احمدیہ کے ہر ایک ممبر کو قانونی چارہ جوئی کا حق حاصل ہوگا۔

الملتمس ایڈیٹر الحق و رسالہ احمدی

پرچہ ثنائی نمبر ا پر سرسری نظر

سلسلہ کے لئے دیکھو الحق ۲۱ مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۱۲ء

اہلحدیث۔ یہان تک تو مین ذیموماً قرآنیہ اور الہامات مرزائیہ سے استدلال کیا اب مین خصوصاً اس امر کے متعلق عرض کرتا ہون جس مین نزاع ہے۔

الحق۔ امرتسری اقراری ہے کہ اب تک جتنا استدلال آپنے کیا ہے۔ وہ امر مابہ النزاع سے چندان تعلق نہین رکہتا۔ اب خصوصیت کے ساتہہ متنازعہ فیہ امر کے متعلق ثنائی استدلال جو پیش ہونیوالا ہے اس کو ملاحظہ فرمائیے۔ مگر یہ سمجھہ لینا چاہیے۔ کہ امور زیر بحث خاص ہین نہ کہ عام

اس لئے جب تک اپنے دلائل سے مدعی اپنا دعوے خاص نہ ثابت کرے جن دلائل کو امور زیر بحث سے ہی تعلق ہو تب تک وہ کامیاب نہین سمجہا جائیگا کیونکہ ہمارا چیلنج خاص دو امور زیر بحث کے لئے ہے قبل اسکے کہ ہم ثنائی استدلال خاص کو نقل کرین۔ ایک اور امر اس جگہ قابل گذارش ہے کہ بروئے شرط نمبر ۱۵ یہہ قرار پاچکا تہا کہ کوئی امر خلاف تہذیب اشارۃً یا کنایۃً کسی فریق سے سرزد ہوا تو وہ معافی مانگے گا۔ امرتسری عہد شکن نے پہلی خلاف ورزی تو یہہ کی تہی کہ پرچہ نمبر اول بجائے جلسہ مباحثہ مین بیٹھکر لکہنے کے گہر سے لکہکر لایا۔ دوسری خلاف ورزی یہہ کی کہ اس مین لفظ مرزائیہ لکہکر اپنی فطرت کا اظہار کیا۔ حالانکہ بذریعہ اخبار الحق مورخہ ۵ اپریل ۱۹۱۲ء ہم نے دونون کے لئے نفع کی التجا کے عنوان سے دعوی مباحثہ کے متعلق یہہ بتا دیا تہا کہ

"کہ آپ" مرزائی "ہمکو نہ لکہا کرین کیونکہ یہہ نام نہ ہم نے نہ ہمارے امام علیہ السلام نے رکہا ہے۔ اور شرافت وانسانیت کا تقاضا یہہ ہونا چاہیے کہ جس نام کو کوئی قوم یا گروہ اپنے لئے خود پسند کرے اسی نام سے اس کو خطاب کیا جاوے۔ ایسا ہی آپ نے ایک تصنیف مین جس کا نام "اہلحدیث کا مذہب" ہے لکہا ہے ×× اگر آپ اس کی پابندی نہ کرینگے تو ادہر سے بہی مشتہار عمل کرنا پڑیگا۔ بلفظہ"

باوجود منظوری شرط نمبر ۱۵ کے اور پیر نشانہ "مرزائی" سے اپنی ناراضگی کا اظہار بہی کردینے کے امرتسری نے مرزائیہ لکہنا صریح خلاف شرط ہے۔ یہہ ہین ناظرین چودہوین صدی کے مدعیان ما انا علیہ واصحابی کہ جس امر کو خود تجویز کرکے تہذیب قرار دیتے ہین اور اپنے مذہب کا اسکو جزو بتاتے ہین۔ آپ اُس پر عمل کرنے سے بوجہ کمزوری فطرت معذور ہو جاتے ہین اور لم تقولون ما لا تفعلون پر عمل کر دکہاتے ہین۔ تیسری توجہ معترضہ تہا جس کا بیان ذکر نہین۔ اب مین آپ کو خاص استدلال ثنائی کے درشن کرادون سنئے

اہلحدیث جناب مرزا صاحب نے ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو اشتہار مذکور شایع کیا اخبار بدر ۲۵ اپریل مین ان کے الفاظ یہ شایع ہوئے تہے۔ مرزا صاحب نے فرمایا وہ زمانہ کے تجاربات مین رات کو ہم سوتے ہین تو کوئی خیال نہین ہوتا۔ کہ اچانک ایک الہام ہوتا ہے۔ اور پہر وہ اپنے وقت پر پورا ہوتا ہے۔ کوئی ہفتہ عشرہ نشان

سے خالی نہین جاتا۔ ثناء اللہ کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے یہ دراصل ہماری طرف سے نہین بلکہ خدا ہی کی طرف سے اس کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ ایک دفعہ ہماری توجہ اسکی طرف ہوئی اور رات کو توجہ اس کی طرف تہی اور رات کو الہام ہوا کہ اجیب دعوۃ الداع۔ صوفیاء کے نزدیک بڑی کرامت استجابت دعا ہی ہے باقی سب اوس کی شاخین ہین ؎ ان الفاظ سے میرے دونوں دعوے ثابت ہوتے ہین۔ (الف) اس دعاء کی بنیاد خدا کی طرف سے تہی جس کو دوسرے لفظون مین یون کہنا زیبا ہے کہ خدا کے مخفی حکم اور منشاء سے تہی (ب) اس دعاء کی قبولیت کا وعدہ تہا۔ بلفظہ پرچہ ثنائی نمبر۱

الحق۔ الحمد للہ کہ امرتسری نے خاص امر متنازعہ کی نسبت کچھ تو کہا اگرچہ یہہ کہنا بجز غلط فہمی یا دہوکہ دہی کے اور کچھ بہی نتیجہ نہین رکھتا جتیا کہ۔ دو اور دو چار کی طرح انشاء اللہ ابہی ثابت ہوا جاتا ہے ناظرین توجہ سے سنین۔ امرتسری نے اپنے ہر دو دعاوی اس بناء پر ثابت کئے ہین کہ ۲۵ راپریل سنہ ۰۸ کے بدر مین جو تقریر منقول حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی شایع ہوئی ہے وہ اشتہار سے بعد کی ہے۔ اور الہام مندرجہ تقریر مذکور بہی بعد اجراء اشتہار متنازعہ ہوا اس لئے ثابت ہوگیا کہ پہلے تو اشتہار شایع کیا جو دعائیہ ہے۔ بعد ازان خدا نے بتلا دیا کہ اس اشتہار مین جو کچھ لکھا گیا ہے وہ تمہاری طرف سے نہین۔ بلکہ ہماری (یعنی خدا کی) طرف سے ہے اور ساتھہ ہی اجیب دعوۃ الداع کا الہام دعاء مندرجہ اشتہار کے بارے مین نازل فرمادیا جس سے قبولیت دعاء اشتہار ہی نص صریح سے ثابت ہوگئی۔ اور اشتہار مذکور کا منجانب اللہ یا بحکم خدا دیا جانا بہی ظاہر ہوگیا۔

اس مین شک نہین کہ اگر واقعات بہی اسی طرح ہون تو امرتسری کا دعوے لاریب ثابت شدہ ہے۔ مگر بدقسمتی امرتسری سے صورت واقعہ اس کے خلاف ہے۔ کہ جس تقریر اور الہام کو امرتسری فاضل جہالت یا شرارت سے ۲۵ راپریل (اشتہار سے دس یوم بعد) کی سمجہتا ہے۔ وہ دراصل بلاتردید ۱۴ راپریل سنہ ۰۸ وقت عصر کی ہے جس وقت تک کہ اشتہار مذکور لکہا ہی نہین گیا تھا۔ اس لئے اس کے متعلق یہہ تقریر نہین ہوسکتی۔ ایسا ہی الہام مندرجہ تقریر ۱۳-۱۴ راپریل کی درمیانی شب کا ہے جو ۱۷ راپریل کے الحکم اور ۱۸ راپریل کے بدر اور مئی سنہ ۰۸ کے رسالہ ریویو آف ریلیجنز مین ۱۴ راپریل کی تاریخ دیکر شایع ہوچکا تہا۔ اب مطلع بالکل صاف ہے کہ نہ تو تقریر ۱۴ راپریل والی مندرجہ بدر ۲۵ راپریل کا تعلق اشتہار متنازعہ سے ہے۔ کیونکہ وہ تقریر کے وقت تک لکہا ہی نہین گیا تہا۔ نہ الہام مذکور دعاء مندرجہ اشتہار کی قبولیت کا ہوا کیونکہ وہ اشتہار سے دو یوم پیشتر کا ہے۔

فرمائیے اب ثنائی عمارت کس طرح قایم رہ سکتی ہے۔ اور وہ کون صحیح الحواس ہے جو باوجود اس کہلے کہلے ثبوت کے۔ تقریر ۲۵ راپریل سنہ ۰۸ والی سے دعوے امرتسری کو ثابت شدہ قرار دے اور آج سے پانچ سال پہلے کی جو مطبوعہ تحریرین سلسلہ کی ہین ان کو جعلی کہدے! مگر آپ تو ایسے خبطیون یا عقل کے دشمنون نہین نہین الحق کے دشمنون اور بصارت رکہنے والے لیے البصیر تون ہی کہلاؤن کہ یہہ تاریخین صحیح نہین ہین اور ہم نہین مانتے اور ہماری اس سے تسلی نہین ہوتی۔ چنانچہ پہلے تو امرتسری مدعی کا یہی بیان اسکے متعلق ملاحظہ فرمائیے۔ آپ فرماتے ہین کہ

(۱) ڈائری نویسون کا تو یہہ حال ہے کہ ۱۴ ر تاریخ کی ڈائری لکھکر ۱۱ ر تاریخ لکہدی (صفحہ ۸ بدر) اگر دنیا پر کوئی مقام ایسا ہو جہان ۱۴ ر کے بعد ۱۱ ر تاریخ آتی ہے تو یہہ بھی علی الترتیب ہوسکتی ہے۔ بلفظہ پرچہ ثنائی نمبر۱

امرتسری کی حواس باختگی

دیکھئے کہ زبان بہی لڑکھڑاگئی ہے اور بے معنی ولایعنی تقریر کر رہا ہے

کجا ڈائری کا مفہوم اور کہان تقریر مندرجہ بدر ۲۵ راپریل سنہ ۰۸ خبط الحواس گمکردہ راہ اتنا بہی نہین سمجہتا کہ حضور مسیح موعود علیہ السلام کی تقریرین جو اخبارات مین شایع ہوئی تہین وہ ڈائری کی حیثیت سے نہین ہین۔ اون مین اس التزام کی ضرورت نہ تہی کہ مسلسل تاریخوار شایع ہون۔ کیونکہ مقصود بالذات تاریخون کا تسلسل نہ تہا۔ بلکہ تقریرون کا شایع کرنا اور قوم تک پہونچا دینا تہا۔ خواہ وہ کسی تاریخ کی تقریر ہو۔ اور کبہی شایع کرین۔ ہان جس تاریخ کو وہ تقریر فرمائی گئی ہو۔ اوس کو شروع تقریر مین ایڈیٹران اخبار سلسلہ لکہدیتے تہے۔ تاکہ تاریخ تقریر معلوم ہوجاوے مگر یہہ کوئی پوچہے کہ ۱۴ راپریل کی تقریر بہ متنازعہ [illegible] اخبار [illegible] ہونے کے بعد اگر ۱۱ راپریل کی کوئی تقریر اخبار مین درج ہو تو اس سے یہہ کیونکر لازم آگیا کہ ۱۴ راپریل والی تقریر ۱۴ ر کی نہین [illegible] ۱۱ راپریل والی ۱۱ راپریل کی نہین! ہان اگر تاریخون کا تسلسل ضروری سمجہا جاوے تو اعتراض

تقریر کیسے ہو سکتا ہے یا تقریر کی تاریخ کو کس طرح مشتبہ کر سکتا ہے یہ اعتراض جو فی الحقیقت کوئی اعتراض ہی نہیں اگر ہو سکتا ہے تو شایع کنندہ یا ایڈیٹر اخبار پر ہونا چاہیئے۔ کہ اوسنے پہلے ۱۲ اپریل کی اور پھر ۱۱ اپریل کی تقریر کیوں درج کی عدم ترتیب تاریخ کا ذمہ دار بہ مقرر ہے۔ اسکی تقریر پر کچھہ اثر ہو سکتا ہے ور شایع کنندہ پر بھی کیوں اعتراض ہو نا چاہیئے درآنحالیکہ اوسکا مقصود بالذات ترتیب وار اندراج تاریخ نہیں بلکہ اصل مطلب اور غرض ہر تقریر ضروری کو قوم تک پہونچانا ہے خواہ بھی درج کرے مگر کسی ترتیب سے درج کرے۔ پھر خاصکر جبکہ وہ کل تقریرین جو مختلف تاریخوں کی ہین شایع کنندہ کی اپنی ضبط کی ہوئی ہی نہین۔ بلکہ مختلف متبعین اور مریدین کی قلمبند کی ہوئی ہین۔ جو مختلف اوقات مین ایڈیٹران اخبارات سلسلہ کے پاس بغرض اشاعت بھیجتے تھے اس لئے شایع کنندہ پر بھی کوئی اعتراض وارد نہین ہوتا۔ اور یہہ قاعدہ۔ یعنے تاریخوں کا پس وپیش ہونا صرف اسی تقریر کے متعلق اسی اخبار مین نہین ہے۔ تمام اخبار بدر کا یہی دستور رہا ہے۔ کہ بلا لحاظ تاریخ اندراج تقاریر کرتا ہے۔ جس سے واضح ہو جاتا ہے کہ ایڈیٹر صاحب بدر سلسلہ کا اصلی مقصد تسلسل تاریخ

میر مجلس امرتسری کی غلط بیانی

امرتسر کا جعلی فیصلہ لکھنے والا میر مجلس جو اپنے فیصلہ کو دین کی محکمی سے خدا کی شہادت پر قلمبند کرتا ہے از خود رفتہ ہو کر کسقدر غلط اور جھوٹ لکھتا ہے کہ

"۱۲ اپریل اور ۱۱ اپریل کی غیر مرتب ڈائری ایک ہی پرچہ مین ہے۔ مختلف پرچون مین نہین کہ منشی قاسم علی صاحب کی بیان کردہ وجہ کی گنجائش ہو۔ بلفظ فیصلہ

مولوی ابراہیم سیالکوٹی

یہہ اُس انجمن صادقین کا جو برعکس نہند نام زنگی کافور" کی مصداق ہے۔ ایک اعلیٰ ممبر۔ مولوی اور اہلحدیث اور حاجی خدا کی گواہی سے شہادت دے رہا ہے کہ ایسی بے ترتیبی صرف اس ۲۵ اپریل والے بدر مین ہی ہے۔ مختلف پرچون مین نہین۔ حالانکہ ہم نے کھول کھول کر اسی پرچہ مین مندرجہ ذیل حوالہ جات اسی دستور کے جسکو بے ترتیبی سے موسوم کیا گیا ہے لکھدئے تھے۔ جو یہہ ہین۔

"ڈائری کے متعلق جو آپ (ثناءاللہ) نے یہ اعتراض کیا ہے کہ وہ غیر مسلسل ہے۔ آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ یہ ڈائری کسی پٹواری یا گرداور قانونگو یا نائب تحصیلدار بندوبست کی نہین ہے جس نے ٹریول (سفر) کر کے ٹریولنگ الونس (سفر خرچ) حاصل کرنا ہے۔ یہہ ڈائری ایک ریفارمر کی ہے۔ قوم کے پیشوائی ہے۔ جسکی قوم کو اسکی تقریرون اور تحریرون کا پہنچانا سب سے بڑا ضروری فرض اون آرگنون کا ہے جو اسکے مشن والون کی طرف سے شایع ہوتے ہین۔ وہ لوگ (ایڈیٹران اخبارات سلسلہ) مختلف ڈائریون کی جسکو اس کے مختلف مریدین مختلف تاریخون مین لکھتے تھے اور وہ جب کبھی اخبارات کو دیتے تھے تب ہی وہ اسکو شایع کر دیتے تھے۔ پس انکا کام صرف یہہ تھا کہ جس تاریخ کی کوئی ڈائری ہو۔ کوئی تقریر ہو اس تاریخ کو اول مین لکھدین۔ یہہ (طریقہ) خاص اس (۲۵ اپریل والے) اخبار مین نہین ہے بلکہ اگلے اور پچھلے پرچون مین بھی اندراج ڈائری کا ایسا ہی عمل رہا ہے۔ خود ۲۵ اپریل کے بدر مین صفحہ ۴ کے اوپر ایک ڈائری شروع ہوتی ہے۔ جو ۱۲ اپریل کی ہے اور پھر صفحہ ۷ پر ۱۱ اپریل کی ڈائری شایع ہوئی ہے۔ تو آپ کے اعتراض کا کہ ۱۲ کے بعد ۱۱ آ سکتی ہے جواب دینا ایک ایسے شخص کے لئے کہ جوا باد ب زیر نہ صرف آپکی وجہ سے بلکہ ہمیشہ سے ایسا ہی جانتا ہے ضروری نہین۔ پھر ۹ مئی کے بدر مین صفحہ ۲ پر جو ڈائری ۲۵ اپریل کی شروع ہوئی ہے اور وہ ۱۱ اپریل کی ہے مگر آگے اس کے صفحہ ۵ پر ۲ مارچ کی ڈائری شروع ہوتی ہے تو کیا اپریل کے بعد مارچ آیا کرتا ہے پس ڈائری کا غیر مسلسل ہونا آپ کے اثبات دعوے کیواسطے موجودہ دستور کے مطابق کسی طرح مفید نہین ہو سکتا"

پرچہ احمدی نمبر ۲

ناظرین! ہمارے مندرجہ بالا جواب کو ملاحظہ فرما کر اور الفاظ زیر خط کو پڑھکر آپ کہہ سکتے ہین کہ مخلف فیصلہ لکھنے والے نے ہمارے جواب بالا کو پڑھکر فیصلہ لکھا ہے؟ الحق کی عداوت اور اہل باطل کی محبت نے نئے حاجی اور اہلحدیث کو ایسا اندھا اور بہرہ کر دیا کہ باوجود تبادیر دیگر حوالہ جات اخبار کے جنمین بلا تسلسل تاریخ کے تقریرین شایع

اصلاحی [illegible] ۱۹ اپریل سے ۱۱ اپریل [illegible] تعلیم [illegible]

ہوئی ہین ۔ حلفی فیصلہ بشہادت خداوندی یہہ لکھتا ہے ۔ کہ

"غیر مرتب ڈائری ایک ہی پرچہ مین ہے مختلف پرچون مین نہین " یہہ ہین نمونیان ما انا علیہ واصحابی سے نمونے ۔ کہ حلف اٹھاکر بھی غلط بیانی سے نہین رکتی ۔

او وہابی پارٹی کے ممبرو ! ایمان سے کہو (ان کنتم مومنین) کہ ہماری پرچے مین بدر کے حوالے موجود ہین یا نہین جن مین اسیطرح مقدم موخر اور آگے پیچھے بلا التزام تسلسل تاریخ تقریرین شایع ہوئی ہین ؟ اور پھر بتاؤ (ان کنتم صادقین) اگر تم سچے ہو کہ امرتسری کے میر مجلس نے جو بحلف یہہ شہادت دی ہے کہ "غیر مرتب ڈائری ایک ہی پرچہ مین ہر مختلف پرچون مین نہین " صریح غلط ہے یا نہین ؟ دیکہیں لدھانہ کے سامعین مخالف پارٹی کے ارکین اپنی ایمانی اور علمی اور اخلاقی جرات کا شہادت حقہ دیکر کوئی ثبوت دیتے ہین یا نہین ؟ یا در کہو تمام دنیا اندہی نہین کہ ان واقعات سے صحیح نتیجہ پر نہ پہو نچے اور حلفی شاہد کو سچا سمجہے ۔

لدہانہ کے نقشہ نویسو ! وکیلو ! واچ مرچنٹو ! وہابیو ! حنفیو ! پولیس مینو ! سنو اگر تم مدعی اسلام اور اتباع قرآن کے سچ مچ دعویدار ہو تو ایمانداری سے مطلوبہ بالا گواہی ادا کرو ۔ کیونکہ خدا کا حکم اداے شہادت کے متعلق یہہ ہے ۔

ولا تکتموا الشہادۃ ومن یکتمہا فانہ آثم قلبہ ۔ واللہ بما تعملون علیم ۔ البقرہ

اور اسکا ترجمہ تمہارا ہیرو امرتسری جس کے خاطر تم الحق کے مخالف بن رہے ہو اس طرح کرتا ہے کہ "اگر تم کسی معاملہ مین گواہ ہو تو گواہی نہ چھپاؤ جو کوئی اس کو چھپائیگا خواہ کسی غرض سے چھپاوے تو جان لو کہ اس کا دل بگڑا ہوا ہے ۔ اس کی سزا پائیگا ۔ اس لئے کہ خدا تمہارے کامون کو جانتا ہے " بلفظ تفسیر ثنائی جلد اول صفحہ ۱۹۲

اور یہ خیال نہ کرنا کہ احمدیون سے ہماری دشمنی ہے ۔ ہم حق کی گواہی دیکر احمدیون کو کامیاب ثابت کرنے والے ہونگے ۔ اس لئے حق کی گواہی کو جو اللہ کیوا سطے تم سے ہم طلب کرتے مین ۔ کہین چھپا لو اگر ایسا کروگے تو اپنے نفسوں پر ظلم کروگے ۔ کسی قوم کی دشمنی سے اللہ کے واسطے کی گواہی کو مت چھپاؤ ۔ اللہ تعالے اپنے قانون مین ایسے موقعہ کیلئے یہہ ارشاد فرماتا ہے کہ

یا ایہا الذین آمنوا کونوا قوامین شہداء بالقسط ولا یجرمنکم شنآن قوم علی الا تعدلوا اعدلوا ۔ ھو اقرب للتقوے ۔ ان اللہ خبیر بما تعملون ۔ مائدہ

اس کا ترجمہ بھی ہم تمہارے مسلمہ ہیرو اور فاتح مصنوعی کا سنا کر تم پر حجت الہی تمام کرتے ہین ۔ سنو ! اس کا ترجمہ یہہ ہے کہ "اے اسلام کا دعوے کرنیوالو ہر ایک معاملہ مین خدا لگتی گواہی انصاف سے دیا کرو اور کسی قوم کی عداوت سے بے انصافی نہ کرنے لگو بلکہ ہر حال مین عدل ہی کیا کرو کیونکہ عدل پرہیزگاری کے بہت ہی قریب ہے اور بے انصافی کرنے مین خدا سے ڈرو یقینا خدا تمہارے کامون سے باخبر ہے ۔ تفسیر ثنائی جلد دوم صفحہ ۔

دیکہین ثناء اللہ اینڈ کو کے ممبر منشی برکت علی پنشنر اور ولی محمد واچ مرچنٹ وغیرہ خدا کے لئے گواہی دیتے ہین یا دم سادہ لیتے ہین ۔ یہان پر ہم فریب خوردہ سادہ لوح ثالث کا فیصلہ بھی اس کے متعلق درج کرنا مناسب سمجھتے ہین ۔

نادان ثالث کی نادانی

گورنمنٹ اڈووکیٹ اور بی ۔ اے پلیڈر نے جس قابلیت خداداد سے اپنا فیصلہ ۲۵ اپریل والی تقریر کے متعلق تحریر فرمایا ہے وہ اپنی آپ ہی نظیر ہے ۔ جسکو نہ عقل سے نہ نقل سے نہ قانون سے واسطہ ہے نہ کسی دلیل معقول پر مبنی ہے ۔ بجز اس کے کہ سکہا شاہی کا اس روشنی اور علم کے زمانہ مین ایک صحیح نمونہ دنیا کے سامنے پیش ہوا ہے اور کچہہ نہین چنانچہ عالیجناب جامع معقول و منقول سردار بچن سنگہہ صاحب فرماتے ہین کہ

" دویم سوال یہہ ہے کہ بدر مورخہ ۲۵ اپریل سنہ ۱۲ء مین جو نوشت بکالم ڈائری درج ہے اس کے متعلق صحیح تاریخ کون سی قایم کیجاوے ۔ قاسم علی صاحب اس کی تاریخ ۱۴ اپریل سنہ ۱۲ء قایم کرنے پر بہت اصرار کرتے ہین ۔ لیکن مین افسوس کرتا ہون کہ مین ان کے ساتھ اتفاق نہین کرتا جس کے واسطے وجوہات ذیل ہین (الف) محض ۱۴ اپریل کو اخبار مین چھپ جانے سے ہرگز یہہ نتیجہ نہین نکل سکتا کہ ۱۴ اپریل کی ڈائری ہے ۔ خاصکر جبکہ ۱۲ و ۱۵ ار

اپریل کی ڈائری پیش نہین کیجاتی ممکن ہے کہ یہہ نوشت ۱۵ ار یا ۱۶ ار اپریل کی ڈائری ہو۔ بلفظہ فیصلہ ثالث

پہلی دلیل جو ایک اعلےٰ قانونی دماغ سے تقریر مذکور کے ۱۴ ار اپریل کی نہ ہونے کے متعلق برآمد ہوئی ہے یہہ ہے کہ۔ اخبار مین ۱۴ ار اپریل لکہا جانا قابل تسلیم نہین۔ کیون؟ اس لئے کہ ۱۴ ار ۱۵ ار اپریل کی ڈائری پیش نہین کی جاتی۔ **لہذا تقریر متنازعہ کا ۱۵ ار ۔ ۱۶ ار اپریل کی ہونا ممکن ہے۔** اس دلیل پر جسقدر بہی ثنائی کمپنی قربان ہو دے بجا ہے۔ **اور جتنا ہی فخر بی۔ اے پلیڈر اس پر کرین زیبا ہے** یہہ روشن دماغی بجز آپ جیسے قانون دان وکیل کی دوسرے کے حصہ مین نہین آسکتی۔ کاش سردار صاحب کو اتنی سمجہہ ہوتی کہ وہ لفظ "ممکن" کی حقیقت کو جان لیتے تو شاید ایسی بے بدل رائے کا اظہار نفرماتے وہ نہین جانتے کہ ممکن کی دونون طرفین مساوی ہوتی ہین۔ یعنے جیسے یہ ممکن ہے کہ۔ باوجود ۱۴ ار اپریل کی تاریخ دیکر تقریر مذکور کو درج کرنیکے۔ **پہر بہی وہ ۱۵ ار ۔ ۱۶ ار اپریل کی اسوجہ سے سمجہی جاتی ہے کہ ۱۵ ار ۔ ۱۶ ار اپریل کی کوئی تقریر اخبار مین درج نہین تو اس** امکان کی دوسری جانب کیون ممکن نہین کہ ۸ ر ۔ ۹ ر اپریل سنہ کی یہہ تقریر ہو۔ کیونکہ ۸ ر و ۹ ر اپریل کی بلکہ ۱۲ ار ۔ ۱۳ ار اپریل کی بہی کوئی تقریر اخبار مین شایع نہین ہوئی۔

عالیجناب سردار صاحب شاید یہہ کوئی قانون شہادت کی دفعہ ہوگی کہ جو مطبوعہ تاریخ کسی تحریر یا تقریر کی ہو وہ قابل تسلیم نہین ہونی چاہئے۔ بلکہ جج کا اختیار ہے کہ بلا ثبوت معقول مدلل کے اپنی جانب سے ہی **ایسی تاریخون کو قایم کرلیا کرے۔ ورنہ عقل** اور روز مرہ کا مشاہدہ و تجربہ اسپر گواہ ہے کہ اگر ایسی کوئی دستاویز مطبوعہ یا غیر مطبوعہ (اسوقت کی جبکہ کوئی تنازعہ اس تحریر یا دستاویز کے متعلق نہ تہا) کسی تنازعہ مابعد کیوقت پیش ہووے تو انصاف اور عدل کا تقاضا یہہ ہے کہ اس کو صحیح تسلیم کیا جاسے۔ اگر ایسا نہ ہو تو دنیا کا کوئی کام بہی صحیح نہین رہ سکتا۔ تمام واقعات مطبوعہ جو اخبارون اور کتابون مین بحوالہ تواریخ شایع ہوتے ہین وہ اگر صحیح تسلیم نہ کیے جاوین تو اخبارون اور کتابون کے حوالہ جات اور تمام تاریخی کتابین بجز ردی مین پہینکدینے یا جلادینے کے کسی مصرف کی نہین رہینگی۔

دوسری دلیل ہمارے سادہ لوح ثالث نے ۱۴ ار اپریل کے صحیح نہ ہونیکی اس سے بہی عجیب بیان فرمائی ہے جو یہہ ہے کہ

(ب) ڈائریون کی ترتیب جو مختلف اخبارون مین چھپی ہین بالکل درست نہین ہے۔ کہ اونکے متعلق تاریخون کے صحیح ہونیکا کوئی قیاس بہی پیدا ہوسکے مولویصاحب نے تو ڈائریون کے متعلق ایک بے ضابطگی ظاہر کی تہی (یعنی ۱۴ ار اپریل کی تقریرین درج کرنیکے بعد پہر ۱۱ ار اپریل کی تقریرین درج ہین) جسکے جواب مین قاسم علیصاحب نے کئی ایک بے ضابطگیان بیان کین جو بیان مذکور کی بجائے تردید کرنیکے تائید کرتی ہین۔ انگریزی مثل ہے کہ۔ دو سیاہ چیزین ملکر سفید چیز پیدا نہین کرسکتین اور دو غلطیان نکل کر درستی پیدا نہین کرسکتین۔ بلفظہ

مولانا ثالث اس دوسری دلیل مین فرماتا ہے کہ۔ اخبار مین چونکہ تاریخوار مسلسل تقریرین نہین شایع ہوئین۔ کسی تاریخ مابعد کی تقریر پہلے شایع ہوگئی ہے اور کسی ماقبل والی تاریخ کی پیچہے اگرچہ ایسی تقریرون کی **تاریخین تو اُن پر** درج ہین مگر اس طرح طبع و اشاعت کی بے ترتیبی سے تقریرون کی مطبوعہ تاریخین صحیح نہین مانی جاسکتین۔ اور اس قسم کی بے ترتیبی و غیر مسلسلی تاریخہا سے تقاریر کا بہت جگہ اخبار مین ہونا پایا جاتا ہے۔ جس کو ثالث عاقل بے ضابطگی قرار دیکر بہت سی غلطیان سمجہہ بیٹھے ہین۔ اور آپ فرماتے ہین کہ دو غلطیان ملکر درستی پیدا نہین کرسکتین "یہہ عجیب منطق اور سکہا شاہی فلسفہ ہے کہ اول تو اس بے ترتیبی کو جسکا اثر اصل تقریر پر کچہہ ہی نہین پڑتا۔ باوجود کئی پرچون مین دیکہہ لینے کے بے ضابطگی سے موسوم کرنا پرلے درجہ کی نادانی ہے۔ درانحالیکہ ہم نے اچھی طرح سمجہا دیا تہا دیا کہ یہ بے ضابطگی نہین بلکہ ہمارا ضابطہ اسی طرح سے ہے جو خاص اسی پرچہ اور تقریر سے نہین شروع ہوا پہلے سے ہی دستور رہا ہے۔ اور اس کی وجہ موجہ صرف یہہ ہے کہ تاریخون کا تسلسل اور اُن کی ترتیب اخبارات کو مد نظر نہین ہے بلکہ مقصود و مطلوب اصل تقریرون کا قوم کو پہونچانا ہے۔ اس لئے جب کوئی تقریر کسی شخص نے بہیجی ایڈیٹر اخبار نے حسب گنجائش اخبار تب ہی درج کردی۔ خواہ وہ کسی گذشتہ تاریخ کی تقریر ہو۔ خواہ کسی گذشتہ سال کی کیون نہو اگر پہلے شایع نہ ہوئی ہو تو جسوقت ملیگی اوسیوقت شایع کردیجائیگی۔ البتہ تاریخ تقریر اوسپر

مناظرہ نگینہ۔ آریون اور مسلمانون کا وہ مشہور مباحثہ جو نگینہ مین ہوا تہا۔ قیمت صرف ۸/

درج کردینا ضروری ہوگا جس سے یہہ معلوم ہوسکے کہ فلان روز فلان وقت یہہ تقریر فرمائی گئی۔ مین کیا کوئی عقلمند یہہ نہین سمجہہ سکتا کہ اس سے بے ضابطگی کو کچھہ تعلق ہے جبکہ قومی ضابطہ قدیم سے یہی ہے۔ دوئم بالفرض اگر غیر ترتیبی کوئی نقص یا موجب اعتراض بہی سمجہی جاوے تو اوسکا اثر تقریر یا مقرر پر ہرگز نہین ہونا چاہیے۔ زیادہ سے زیادہ یہ اعتراض شایع کنندہ اڈیٹر اخبار پر ہوگا۔ کہ اوس نے ایسی بے ضابطگی کیون کی؟ نہ یہہ کہ خیالی وقیاسی بے ضابطگی سے یہہ نتیجہ نکال لیا جاوے۔ کہ جس تقریر پر جو تاریخ درج ہے وہ تقریر کرنیکی صحیح تاریخ نہین اس لیے کہ وہ غیر مسلسل ہے۔ یہہ نتیجہ بالکل نادانی اور زبردستی یا سکہاشاہی سے نکالا جا سکتا ہے۔ نہ کہ کسی معقول وجہ پر۔ فرض کرو کہ ۱۷ اپریل سنہ ۱۲ کا ہی مباحثہ جو لدہانہ مین ہوا ہے اوسکی کارروائی کو اگر کوئی اخبار شایع کرے اور سب سے پہلے وہ ثالث کا فیصلہ جو ۲۱ اپریل سنہ ۱۲ کو صادر ہوا نقل کرے بعد ازان فریق ثانی کا پہلا پرچہ جو ۱۷ اپریل کو لکہا ہوا تہا چہاپ دے تو کیا اس بے ترتیبی سے یہہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ ثالث کے فیصلہ کی تاریخ ۲۱ اپریل اور پرچہ مناظر کی ۱۷ اپریل صحیح نہین ہے؟ یا مثلاً وہ خط وکتابت جو اس مباحثہ کے متعلق لدہانہ ہو چکی ۱۵ اپریل کو شروع ہوئی اس کو اگر بالطبع کرنیکے بعد اخبار کے مباحثہ والے نمبر سے علاوہ کسی بعد کے نمبر مین چہاپ دیا جاوے اور ہر ایک رقعہ کی تاریخ اس کے نیچے درج ہونے تو کیا اس بے ترتیبی سے یہہ سمجہہ لیا جاویگا کہ یہہ تاریخین جو رقعہ جات کے نیچے درج ہین صحیح نہین ہین؟ ایسا خیال بجز کسی خبط الحواس یا نادان انسان کے دوسرا نہین کریگا۔ ہم ثالث صاحب سے ایک سوال کرتے ہین کہ عالیجناب نے جو ۱۴ اپریل سنہ ۸ تاریخ تقریر کو مشتبہ گردانا ہے۔ کیا آپ کے موکل امرتسری مدعی نے کسی طرح ثابت کر دیا ہے۔ کہ فلان تقریر جو دراصل فلان تاریخ کی ہے اس کو اخبار بدر نے فلان تاریخ کی بتایا ہے۔ یعنی مثلاً وہ ایک تقریر جو حضرت مرزا صاحب نے یکم اپریل کو فرمائی تہی۔ اخبار بدر نے اس کو اپنی ڈائری کے عنوان کے نیچے ۲ اپریل کی تاریخ دیکر شایع کیا ہے۔ جس سے دوسری تقریرون کی تاریخون کا صحیح ہونا مشتبہ ہو جاتا ہے۔ ممکن ہے کہ جس طرح یکم اپریل والی تقریر کو اخبار بدر نے ۲ اپریل کی بتایا ہے۔ اسی طرح ۱۲ اپریل کی تقریر کو ۱۴ اپریل کی لکھہ یا ہو۔ جبکہ سردار بچن سنگھہ صاحب کے موکل نے کوئی نظیر اخبار بدر سے ایسی پیش نہین کی جس سے کسی مندرجہ تاریخ کے غلط ہونیکا احتمال بہی پیدا ہوسکے چہ جائیکہ وہ غلط ثابت ہو تب تک اخبار مذکور مین جن تقریرون پر جو تاریخ درج ہے وہ کسی طرح غیر صحیح یا مشتبہ نہین ہو سکتی۔ اور طرفہ یہ ہے کہ اخبار مورخہ ۲۵ اپریل جس مین تقریر متنازعہ شایع ہوئی ہے اس زمانہ کا چہپا اور شایع کیا ہوا ہے۔ جس زمانے مین اس تقریر کے متعلق کوئی تنازعہ فریقین مین پیدا نہین ہوا تہا ہان اگر بعد تنازعہ فریقین کوئی ایسی تحریر پیشگی جاتی جو تنازعہ پیدا ہونے سے بعد طبع ہوئی یا لکہی گئی ہوتی تو ایسا گمان و وہم کسی حد تک صحیح ہو سکتا تہا کہ تنازعہ کو دیکہکر فریق ثانی نے یہہ جعلی اور مصنوعی دستاویز چہپوالی ہے۔ اگر ایسا نہین تو پہر کوئی وجہ نہ عقلی نہ قانونی ایسی ہو سکتی۔ ہے۔ جسکی بناء پر اوس وقت کی مطبوعہ تحریر کو جس وقت کہ اس تنازعہ کا نام ونشان بہی نہ تہا۔ محض اپنے ناقص خیال اور غلط قیاس سے غیر صحیح قرار دیا جاوے۔ لہذا یہہ دوسری وجہ بہی ثالث صاحب کی محض نادانی اور ہٹ دہرمی اور قیاس باطل کی بناء پر ہے۔ تقریر متنازعہ ضرور ۱۴ اپریل سنہ ۸ کی ہے۔ جس کا اٹل اور ناقابل تردید ثبوت خود تقریر مین ہی موجود ہے جو انشاء اللہ آگے چلکر بیان ہوگا۔

تیسری دلیل عالیدماغ ثالث نے ۱۴ اپریل تاریخ تقریر کے صحیح نہ ہونے کی عجیب تر تحریر فرمائی ہے کہ

"اگر ڈائری کی تاریخ ۱۴ اپریل سنہ ۸ خود مرزا صاحب کے دست مبارک مین ہوتین تو مجہے تاریخ مذکور کے صحیح ماننے مین ذرا بہی تامل نہ ہوتا۔ لیکن جبکہ مرید لوگ ڈائریان تحریر کرتے تھے۔ اور وہ اس لاپرواہی اور بے ضابطگی سے چہپوائی جاتی تہین۔ تو محض چہاپہ شدہ تاریخ سے مین اس نوشت کے متعلق تاریخ قائم نہین کر سکتا۔ خاصکر جبکہ خود ڈائریوں سے ظاہر ہے کہ ڈائری ۱۵ یا ۱۶ اپریل کی بہی ہو سکتی ہے" بلفظہ

خالصہ جی نے کتنی زبردست اور مدلل وجہ بیان فرمائی ہے جو واقعی لاجواب ہے۔ سردار صاحب کو (۱۴ اپریل) تاریخ تقریر کو بدلنے کے لیے کسقدر مصائب اور الجہنین پیش آرہی ہین کہ تنکے کے سہارے سے لے کر آپ چاہتے ہین کہ کسی طرح ۱۴ اپریل کو غلط بنا ڈالین۔ مگر آپ کی ساری سعی خود الفاظ تقریر سے ہی بیکار ہو جاتی

سب سے بڑی غلطی یہ ہی - اے پلیڈر کو اُس عنوان سے لگ رہی ہے جو ایڈیٹر صاحب بدر نے حضرت اقدس مرزا صاحب علیہ السلام کی تقریروں کے لئے اپنے اخبار مین قائم کیا ہوا ہے وہ عنوان "ڈائری" ہے آپ نے کوتہ بینی سے باوجود بار بار کے سمجھا دینے پر بھی لفظ ڈائری کو اُن معنوں مین سمجھ لیا ہے جن معنوں سے کسی پٹواری یا قانونگو کا روزنامچہ ہوتا ہے - حالانکہ ایسا نہین بلکہ "ڈائری" ایک عنوان ہے - جو ایڈیٹر صاحب نے اخبار کے لئے معین کرلیا تھا - اور اس کے نیچے حضور مرزا صاحب علیہ السلام کی تقریرین جو مختلف اوقات اور مختلف تاریخون مین آپ فرماتے تھے درج کر دیا کرتے تھے اس عنوان کا نہ تو یہ منشا تھا - کہ روزانہ تقریرین اس کے نیچے درج ہوا کرین نہ ہی یہہ غرض تھی کہ سلسل وترتیب وار ہر ایک تاریخ کی تقریر اسکے تحت مین شایع ہوا کرے - بلکہ جس تقریر کو روزانہ یا کسی تاریخ کی تقریرون مین سے ایڈیٹر اپنے خیال مین اس قابل سمجھتے تھے کہ وہ مفید یا بیرونی مریدین و پبلک کے پہونچانے کے قابل ہین اونکو انتخاب کرکے شایع کر دیتے تھے کل تقریرون کو خواہ وہ کسی تاریخ کی ہون جنکا تعلق دوسرون سے کسی طرح نہ ہو اونکو ہرگز شایع نہ کرتے تھے - یہہ ہے اس لفظ "ڈائری" کی اصلیت - اب بھلا فرمایئے کہ ایسی صورت مین سردار صاحب کا یہہ فرمانا کہ "اگر ڈائری خود مرزا صاحب کے دست مبارک مین ہوتی تو مجھے تاریخ مذکور کی صحیح ہونے مین ذرا بھی تامل نہ ہوتا" کہان تک بجا اور درست ہے -

مرزا صاحب تو تقریر فرمانے والے ہین - مریدین سننے والے اور سامعین ہی ہین سے بعض وہ ہین جو ان تقریرون مین سے جس تقریر یا تقریر کے کسی جزو کو ضروری خیال کرتے - اپنی نوٹ بک مین لکھ لینے والے - اور پھر جسوقت اپنی نوٹ کردہ تحریر کو ایڈیٹران اخبار کے پاس بھیجتے تھے وہ اونکو شایع کر دینے والے ہین - اس لئے مرزا صاحب علیہ السلام کے ہاتھ مین اپنی تقریرین جو روزانہ مختلف اوقات مین اپنے مریدون کے سامنے فرماتے تھے - لکھنے کا یا لکھکر سناتے اور پھر اخبارون کو چھاپنے کے لئے دینے کا کام ہرگز نہ تھا نہ ایسی حالت مین ہونا چاہئے - لہذا ثالث نادان کی یہہ دلیل بھی نہایت ہی کمزور اور غیر متعلق ہے - افسوس کہ تقریر متنازعہ کے وہ الفاظ جو حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی زبان مبارک کے مین تقریر مذکور کو ۱۴ اپریل سے آگے یا پیچھے کی قرار دینے سے

ایسی طرح روکتے ہین جس سے ایک پرائمری پاس لڑکا بھی سمجھ سکے کہ یہہ تقریر ۱۴ اپریل کے سوا کسی اور تاریخ کی ہو ہی نہین سکتی - جسکا انشاءاللہ آگے چلکر بیان کرینگے - سردار صاحب کی سمجھ مین نہ آئے اور آپ کا یہ فرمانا "جبکہ مرید لوگ ڈائریان تحریر کرتے تھے - اور اس لاپرواہی اور بے ضابطگی سے چھپوائی جاتی تھین" بالکل ہی تخیل واہمہ ہے - کوئی بے ضابطگی اور لاپرواہی اون کے چھپوانے مین عمل مین نہین آتی تھی - یہہ کون سی لاپرواہی ہے - کہ ۱۴ اپریل کی تقریر ۲۵ اپریل کے بدر مین شایع ہو جاوے - کون قانون اسکو مانع ہے - کس عقل نے یہہ فتوے دیا ہے کہ ۱۴ اپریل کی تقریر کا ۲۵ اپریل کے اخبار مین شایع ہونا بے ضابطہ یا لاپرواہی کی دلیل ہے اور جس عدم تسلسل و غیر مرتبی کو آپ بے ضابطگی سمجھ رہے ہین اوسکا ہم نے بدلائل باضابطہ ہونا اور ثابت کر دیا ہے - رہا آخری فقرہ آپ کی دلیل کا ایسا بے معنی ہے کہ جسکو بجز آپ کے یا آپ کے سوکل امرتسری کے دوسرا سمجھ ہی نہین سکتا کہ "خود ڈائریون سے ظاہر ہوتا ہے کہ ڈائری ۱۵ یا ۱۶ اپریل کی بھی ہو سکتی ہے" ایسے بے بنیاد اور لچر قیاسات سے تو کام نہین چل سکتا - کس طرح ڈائریون سے ظاہر ہو گیا کہ ۱۴ اپریل کی مصدقہ و مسلمہ تقریر ۱۵ یا ۱۶ اپریل کی بھی ہو سکتی ہے سے برین عقل و دانش ببائد گریست

باقی ائندہ ارد

اطلاع ومژدہ

تبلیغ رسالت

بعض احباب نے عاجز سے دریافت فرمایا ہے کہ فائل اشتہارات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو الحق پریس مین کتابی صورت مین طبع ہو رہا ہے - چھپ چکا ہے یا نہین - ایسے دوستون کو مژدہ و اطلاع دیجاتی ہے کہ فائل مذکور ایک بڑا کام ہے جسکو بفضلہ تعالےٰ اس خادم نے اپنے ذمہ لیا ہوا ہے - فائل اشتہارات کتابی شکل مین بدستور زیر طبع ہے بوجہ ضخیم ہونیکے تین جلدون مین تقسیم کرکے پہلی اور دوسری جلد کو چھاپ رہا ہون - جو امید ہے کہ سال رواں کے اخیر تک مکمل ہو جاویگی نام اسکا "تبلیغ رسالت" رکھا گیا ہے - احباب دعا کرین کہ خدا اس کام کو انجام دے بخیر و خوبی تک پہنچانے کی توفیق عطا فرماوے - آمین - "پیام ... صاحبزادہ ... "

اسلام کی روح کو ... صرف ... - اسلام سے مقصود ... دنیا کو ... وہ کسی مذہب سے ... - ... صرف ...

مراسلات

اگر عزت نہو منظور قرآن کی تو یون کہدو
کلام پاک قرآن پر یہ کیسی بدگمانی ہے

فتح روحانی

آجکل ثنائی دوستون کی طرف سے بڑی دہوم دہام کے ساتہہ اشتہار بازی ہورہی ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب لدہانہ کے مباحثہ مین اخی ام قاسم علی صاحب ایڈیٹر الحق دہلی سے مبلغ تین سو روپے جیت لائے ہین آپ کو معلوم ہو کہ ہم لوگ احمدی ہین ہم ہر ایک قول و فعل مین قرآن شریف کو مقدم سمجہتے ہین نا کہ سکہا شاہی کو اور آپ فیصلہ سکہا شاہی پر ہی خوش ہین۔ سبحان اللہ آخر چودہوین صدی کے فاضل ہو کچہہ تو نمونہ ہونا چاہیئے پہر آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا لکہنے کے وقت آخری مصرع بہول جایا کرتے ہو حالانکہ وہی مایہ الامتیاز ہے وہ فقرہ تم نہین بہولاتے ہین اور وہ یہ ہے بالاخر مولوی ثناء اللہ صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس تمام مضمون کو اپنے پرچہ مین چہاپ دین اور جو چاہین اس کے نیچے لکہدین اب فیصلہ خدا کے ہاتہہ ہے" دیکہو اشتہار مذکور مورخہ ۱۵ اپریل سنہ ۰۷ء اب اس سے نتیجہ تو نکل آیا۔ کہ یہ دعا یکطرفہ نہین ہے۔ بلکہ آپ کو بہی جواب دعوے لکہنے کی اجازت ہے اب نکالو اپنا جواب دعوے اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۶ اپریل سنہ ۱۹۰۷ء اور غور سے پڑہو "یہ تحریر تمہاری مجہے منظور نہین اور نہ کوئی دانا اس کو منظور کر سکتا ہے۔ آپ اس دعوے مین کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہین ہوتی قرآن شریف کے صریح خلاف کہہ رہے ہین۔ قرآن تو کہتا ہے کہ بدکارون کو خدا کی طرف سے مہلت ملتی ہے سنو مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۚ إِنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ خَيْرٌ لِّأَنفُسِهِمْ ۚ إِنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ لِيَزْدَادُوا إِثْمًا ۚ وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ۚ بَلْ مَتَّعْنَا هٰؤُلَاءِ وَآبَاءَهُمْ حَتّٰى طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۗ ...... وغیرہ آیات تمہاری اس دلیل کی تکذیب کرتی ہین۔ سنو جن کے صاف یہی معنے ہین کہ خدا تعالے

جہوٹے دغاباز مفسد اور نافرمان لوگون کو لمبی عمرین دیا کرتا ہے تاکہ وہ اس مہلت مین اور بہی برے کام کرلین پہر تم کیسے من گہڑت اصول بتلاتے ہو کہ ایسے لوگون کو بہت عمرین نہین ملتین" دیکہو اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۶ اپریل سنہ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ تا ۴ پہر اس پر بہی صبر نہین کیا بلکہ ایک گواہ بہی جواب دعوے کے ساتہہ پیش کیا ہے وہ گواہ کی گواہی بہی دیکہلو کیا وہ آپ کی سچائی کی شہادت دیتے ہین۔ کرشن قادیانی کی نرالی چال کے عنوان سے اشتہار شایع کرکے لکہتے ہین" کہ یہ بات کرشن جی ہمیشہ کہا کرتے ہین اور ان کے دام افتادہ کہ جہوٹا سچے سے پہلے ہلاک ہوا کرتا ہے اس مین کرشن جی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات پر کیسا حملہ کیا ہے افسوس ہے بہلے مانس کو معلوم نہین کہ آنحضرت کے زمانہ مین مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعوے کیا تہا اور مدینہ طیبہ مین آنحضرت کے ساتہہ گفتگو کرنے کو بہی آیا تہا۔ مگر اس کی زندگی مین آنحضرت فداروحی کا انتقال ہوا اور مسیلمہ کذاب زندہ رہا بتلاوے اب تمہارے خیال کے مطابق مسیلمہ کذاب جو آنحضرت کے بعد زندہ رہا سچا نبی ہوا۔ تو آنحضرت کیا ہوئے۔ المشتہر حکیم محمد الدین امرتسری مطبوعہ اہلحدیث پریس امرتسر" بلا تاریخ بتلاو ثنائی دوستو اب ہمارا بہی حق ہے کہ ہم بہی یہ سوال آپ سے کرین۔ کہ تم جو مولوی ثناء اللہ پیچہے رہنے والے کو سچا مانتے ہو تو بتلاو کہ مسیلمہ کذاب کو کیا مانتے ہو کیا یہ ہو سکتا ہے کہ سنہ ۱۹۰۷ء مین تو آپ پیچہے رہنے والے کو جہوٹا مانو اور سنہ ۱۹۱۲ء مین سچا وَمَكَرُوا وَمَكَرَ اللّٰهُ ۖ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ۔

دوستو اب سوال یہ ہے کہ خدا تعالے نے قرآن شریف مین فرمایا کہ بدکارون کو مہلت ملتی ہے۔ آپ صاحبان سچ مانتے ہین یا نہین اگر سچ مانتے ہین تو بتلاو کہ مہلت کسکو ملی؟ اگر آپ کہین کہ ہم سنہ ۱۹۰۷ء مین تو پیچہے رہنے والے کو بدکار مانتے تہے۔ لیکن اب نہین مانتے تو ہم کہین گے کہ قرآن شریف کا یہ فرمانا کہ بدکارون کو مہلت ملتی ہے نعوذ باللہ جہوٹا ہوا۔ پس یا تو قرآن شریف کا فرمانا جہوٹا ماننا پڑیگا۔ یا ثناء اللہ صاحب کو جہوٹا دونون مین سے جسے چاہو سچا مانو۔ آپ کو اختیار ہے لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ پہر آپ کی طرف کے حکیم محمد الدین متوفی نے اشتہار دیا تہا کہ" پیچہے زندہ رہنے والا جہوٹا ہوتا ہے۔ چنانچہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد مسیلمہ کذاب زندہ رہا ہے" ہم تو مسیلمہ کذاب کو لاریب لعنتی مانتے ہین۔ مگر آپ

اس کو کس طرح جھوٹا مان سکتے ہین جب تک ثناء اللہ کو جھوٹا نہ مان لو۔ اور یہی وجہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب کی استدعا کو اللہ تعالےٰ نے اپنے قانون کے مطابق تبدیل کر دیا اور فیصلہ اپنی کتاب حمید کے مطابق کیا پہلے آپ اپنی صداقت کا ثبوت دین پھر آپ اپنی فتح باطل کے ڈھول بجائین شعر

حقیقت کو دیکھو یہ کیا راز ہین
تمہین فتح باطل پہ کیون ناز ہین

آہ یہ وہی بحث درباره آخری فیصلہ ہے۔ جس سے مولوی ثناء اللہ صاحب بمعہ اپنے رفیق حکیم محمد الدین آنجہانی گرنیزکیہ کے کوچہ لوہگڈہ امرتسر سے دم دبا کر چلے گئے تھے۔ جسکو عرصہ دس ماہ گذر رہا ہے۔

اشتہار مورخہ ۱۵ اپریل سنہ ۰۷ والے کے اندر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ فقرہ بھی جناب الٰہی کے آگے عرض کیا ہوا ہے کہ اب مین تیری ہی رحمت کا دامن کا پکڑ کر ملتجی ہون کہ مجھہ مین اور ثناء اللہ مین سچا فیصلہ فرما۔ سو الحمد اللہ کہ ایسا سچا فیصلہ فرمایا ہے کہ انکار کرنیوالون کا قرآن شریف سے بھی ساتھ ہی انکار ہوتا ہے۔

صاحبان یہہ تو ثابت ہوگیا ہے کہ فیصلہ سردار بچن سنگھہ صاحب کا قانون الٰہی کے مخالف ہے الحمد للہ علیٰ ذالک چنانچہ وہ اپنے فیصلہ مین خود لکھتے ہین کہ مین عربی سے بالکل ناواقف ہون اور کتب اہل اسلام سے بالکل بے بہرہ۔ میرے جیسے ناواقف اور غیر مذہب شخص کی رائے کیا وقعت رکھہ سکتی ہے میری واقفیت درباره اسلام ایک نادان و ناواقف بچے سے بدرجہا کم ہے۔ اور میری رائے کا کوئی اثر کسی اور شخص پر نہین ہو سکتا۔ باقی رہا قانونی فیصلہ الحمد اللہ کہ ثالث نے یہ بھی جتا دیا کہ قانوناً تو مولوی ثناء اللہ صاحب کا دعوے قابل سماعت ہی نہین (مفصل دیکھو نقل فیصلہ) اسی طرح اگر سردار بچن سنگھہ صاحب پلیڈر قانون الٰہی سے واقف ہوتے تو فوراً ایڈیشن نمبر ۲۵ جلد ۷ء ۱۴ اپریل سنہ ۱۹۱۰ء مطابق ۱۳ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۸ ہجری اخبار اہلحدیث مین سے قانون الٰہی کا حوالہ دیکر مولوی ثناء اللہ صاحب پر الزام دروغ حلفی قائم کر کے اس کا دعوے خارج فرماتے کیون جی ثنائی دوستو! آپ تو مولانا مولوی احمد اللہ صاحب کے فیصلہ کو ظلم اور سکھا شاہی قرار دیتے ہو ہم اگر سکھہ صاحب کے فیصلہ کو سکھا شاہی کہین تو کوئی حرج تو نہین؟

مستری الٰہ بخش امرتسر

المنیر جواب دیجئے

السلام علینا و علیٰ عباد اللہ الصالحین

کچھہ عرصے سے میان المنیر اس بات پر زور دے رہا ہے۔ کہ احمدی غیر احمدی دونون فریق ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھہ لیا کرین کیونکہ دونون فریق مسلمان ہین۔ حالانکہ اس بے بنیاد عقیدہ کی تصدیق قرآن مجید اور حدیث شریف سے نہین ہوتی۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ کے زمانے مین مکذب اور مصدق مین فرق نہین رہیگا۔ بلکہ ایک دوسرے کی پیروی پر مجبور ہونگے۔ ع

براین عقل و دانش بباید گریست

میان المنیر غور فرماوین۔ کہ تقریباً پنجاب کے دو صد مولویون نے حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ اور آپ کی جماعت پر کفر کے فتوے دیئے کافر اور دجال ٹھیرایا۔ (لعنت اللہ علی المکذبین)

اور آپ باوجود تکفیر کے بانی سلسلہ اور آپ کی جماعت کو مومن یقین کرتے ہین۔ اب یہہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ بموجب حدیث شریف کے مومن کو کافر قرار دینے والے خود کافر ہو جاتے ہین۔ اور آپ مکفر مولویون کو مسلمان یقین کرتے ہین۔ تو دلائل بیان کرین۔ اور اگر بوجہ تکفیر حضرت مرزا صاحب جملہ علماء مکفرین کو آپ بموجب حدیث شریف کافر یقین کرتے ہین۔ تو نام بنام مکفر مولویون کی نسبت اشتہار فرماویں کہ وہ کافر ہین۔ بعدش آپ کے سوال انعامی یکصد روپیہ کا جواب ہوگا۔

امام الدین۔ حضرت کیلیانو

فیصلہ الٰہی

[illegible]

حقیقت نماز، قابل دید ... الفارق

خبرین

روما ۱۵ رمئی سنی گمبیا کے ایک اسقف کا نامہ مظہر ہے کہ اسلام اس ملک مین سرعت کے ساتہہ پہیل رہا ہے اور مسیح کلیسا کے تمام طبقہ جات بیس سال سے کچہہ عرصہ مین اسلام کا شکار ہو جائینگے۔

روما ۱۷ رمئی - اٹلی کے تین فوجی دستون نے پہاڑون مین ترکون کی فوجی جمعیت کا محاصرہ کیا۔ ترکی فوج کے نکلنے کا ایک ہی راستہ تہا۔ جو اٹلی کے جنگی جہازون کی زد پر تہا۔ قبل اس کے کہ ترک منتشر ہون۔ ان کے ۱۰۳ سپاہی شہید اور ۲۶ زخمی ہوئے۔ اور انہون نے پہاڑ کے غارون مین پناہ لی۔ اطالویون کے چار آدمی کام آے۔ اور کچہہ زخمی ہوئے۔

آج دوپہر کو اٹلی کے وزیر اعظم نے پارلیمنٹ مین جبکہ اسکے ممبر جوش ظاہر کر رہے تھے۔ اس امر کا اعلان کیا کہ روڈس مین ترکون کی جمعیت نے جنگ کے اعزازی نشانات کے ساتہہ اپنے آپ کو حوالہ کر دیا ہے۔

بعد کی خبر۔ روڈس پر قبضہ کرنے کے وقت اطالویون نے دو ہزار تین سو ترکون کو گرفتار کیا۔ جن مین ۱۲۸ افسر شامل ہین۔ اسکے علاوہ چار ہزار بندوقین اور چار توپخانے انکے ہاتہہ آئے۔

لندن ۱۹ رمئی ایک اطالوی جنگی جہاز نے مارمرس کی انگریزین اور بارکین تباہ کر دی ہین۔ جو روڈس کے مقابل واقع تھین۔

لندن ۱۷ رمئی۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی شاخ لندن نے انگلستان کے وزیر صیغہ خارجہ کی خدمت مین ایک عرضداشت بھیجی ہے جس مین اس امر کا احتمال ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ دردانیال اور مضافات قسطنطنیہ تک دائرہ جنگ کے وسیع ہو جانے سے ہندوستان اور ہمسایہ حکومتون مین جنگی جوش پیدا ہو جائے گا۔ ترکی کی مدد کے لئے والنٹیرون کی ایک باقاعدہ جمعیت قائم ہو جائیگی۔ اس عرضداشت مین بتایا گیا ہے کہ اسی حالت مین سرحد اور ہندوستان کے مسلمانون کی کسی تحریک کا اپنی ہر دلعزیزی کو خطرہ مین ڈالے بغیر دبانا گورنمنٹ کے لئے ناممکن ہوگا۔ بحیرہ قلزم کی بندرگاہون کی ناکہ بندی سے جو صدمہ اسلامی دل کو پہنچا ہے۔ اسکا

صحیح اندازہ نہین لگایا جا سکتا۔ حاجیون کے گروہ کے گروہ اس ڈر سے حجاز سے روانہ نہین ہو سکے۔ کہ کہین وہ اطالویون کے ہاتہہ نہ چڑہ جائین۔ اور اس سخت تکلیف مین مبتلا ہین۔ لیگ نے گورنمنٹ سے استدعا کی ہے وہ اس معاملہ مین ایسی کاروائی کرے جس سے انسانی ہمدردی کے اغراض اور مشرقی دنیا کی ترقی کو مزید نقصان نہ پہنچے۔

قسطنطنیہ ۱۸ رمئی۔ وزرا کی ایک خاص کونسل نے فیصلہ کر دیا ہے کہ سلطنت عثمانیہ سے تمام اطالویون کو سوائے مزدورون محتاجون اور بیواؤن کے دو ہفتہ کے اندر خارج کر دیا جائے۔

بعد کی خبر۔ اطالویون نے جزیرہ نونس پر قبضہ کر لیا ہے۔

لندن ۱۸ رمئی۔ آج دردانیال کا راستہ کھول دیا گیا ہے اور اب جہازون کی آمد و رفت شروع ہو گئی ہے۔

بقیہ منقولات

پیغمبر کا ظہور گجراتی اخبار سانجہ ورتمان کے حوالہ سے پیسہ اخبار لکھتا ہے کہ "یہ افواہ نہایت زور شور سے پھیل رہی ہے کہ کچہہ عرصہ بعد ایک پیغمبر کا ظہور ہونے والا ہے۔ یہ افواہین تہیاسوفیکل سوسائٹی کے زندہ دل ممبرون ہی مین گشت نہین لگا رہی ہین۔ بلکہ دوسرے لوگون مین بہی ایسی خبرین کثرت سے پہیلتی جاتی ہین۔ چنانچہ مختلف انجمنین قائم ہو کر قسم قسم کے خیالات پیدا ہوتے جاتے ہین انگلینڈ مین بہی پیغمبر کو خوش آمدید کہنے کے لئے ایک سوسائٹی قائم کی گئی ہے۔ جس مین تقریباً ۹۷۵ ممبر داخل ہو چکے ہین۔ اور ان مین ۲۰۶ ممبر ایسے ہین جن کا تہیاسوفیکل سوسائٹی سے کچہہ تعلق نہین ہے اٹلی مین ۴۰ ممبر۔ نیوزیلینڈ مین ۵۰۰ اور ناروے مین صرف ۱۵ ممبر ہوئے ہین۔ کیونکہ وہان یہ تحریک ابھی چار پانچ ماہ سے پہیلی ہے جنوبی افریقہ مین انہی دنون یہ تحریک شروع ہوئی ہے۔ برہما مین بہی اس کا چرچا بہت کم ہے۔ مگر ہندوستان کے شہر بنارس مین ۸۵۲ ممبر ہین۔ اور مدراس مین ۲۰۴ یعنے کل ۱۳۱۲ ممبر نئے اوتار کے منتظر ہین۔ گویا کل ساڑہے تین ہزار ممبر نئے پیغمبر کا خیر مقدم کرنے پر آمادہ ہین اور اسکے مرید ہونے مین انہین کچہہ تامل نہین ہے تہیاسوفیکل سوسائٹی نے یہ تحریک حال مین شروع کی ہے مگر امریکہ ساحل بحر الکاہل پر ۱۲ سال سے ایک ایسی سوسائٹی قائم ہے جس کا نام ہیلیسٹ ہے (اختر)

فہرست کتب موجودہ دفتر [illegible]

براہین احمدیہ اگر آپ اسلام کی صداقت قرآن مجید کے کلام الٰہی ہونے کا ثبوت افضل الانبیا ختم المرسلین شفیع المذنبین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے دلائل۔ جو تمام فلاسفرون عالمون سائنس دانون کو ساکت و عاجز کردینے والے ہون ملاحظہ کرنا چاہیں۔ اگر آپ زندہ کتاب زندہ مذہب زندہ رسول دیکھنے کے شایق ہون۔ تو آپ اس کتاب کو فوراً خرید کر مطالعہ کرین جس کے جواب دینے کے لیے مصنف رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے دس ہزار روپیہ مقرر ہے قیمت ہے مجلد للعہ

سرمہ چشم آریہ۔ قانون قدرت کس کو کہتے ہیں۔ اس کی مفصل بحث مسکت خصم اعتراضات معجزہ شق القمر کا ثبوت۔ تناسخ و قدامت روح و مادہ کا زبردست عقلی و علمی جواب دینے کیلیے ۵۰۰ روپیہ انعام قیمت فی جلد ۱۲ مجلد عہ

شدہی کی اشدہی آریون کی زبردست اور قابل فخر شدہیون کی حقیقت اور اصلیت ظاہر کرکے ثابت کردیا ہے۔ کہ کوئی شدہی دیا شدہی مت کو سچا سمجھکر نہیں ہوئی۔ آریون کی کتابون ہی سے آریون پر اتمام حجت کیا ہے بلکہ آجتک اس کا جواب نہیں ہوا انعامی ۵۰۰ روپیہ قیمت ۸ر

وید انجیل اور قرآن کا خدا مضمون نام سے ظاہر ہے قیمت ار

کلام الامام آریون کے لیے ایک ناصحانہ نظم قیمت صرف ار

تسلیم دعوت آریہ میان اسلامی توحید کا مقابلہ عرش الٰہی کی فلاسفی۔ فرشتون کا عرش کو اٹھائے رکھنے کی حقیقت قابل دید قیمت ۳ر

اسلام ترکی اسلام و ہر سیاق کا [illegible] ۲ر

پیغام صلح آریون سے شرائط صلح قیمت ار

کرشن اوتار جناب کرشن مہاراج کے حالات قیمت ار

گائے کی عظمت پر تحقیقی نظر قیمت ار

کفارہ۔ لاجواب رسالہ رد کفارہ نصارےٰ میں قیمت ۲ر

تیغ صابریہ بر عقائد آریہ۔ آریون کے عقائد کی تردید۔ قیمت ۲ر

چشمہ معرفت۔ آریون کے تمام اعتراضات کی تردید اسلام کی صداقت کا زندہ ثبوت۔ قرآن کے الہامی منجانب اللہ ہونے کی زبردست دلائل سے تصدیق۔ قیمت مجلد ۔ غیر مجلد ۱۲

رسالہ گوشت خوری آریون کے اعتراضات گوشت خوری کا طبعی و عقلی و نقلی و علمی ثبوت ۲۰ر

دیانند کی لاالف پر ریویو۔ ہر ایک تعلیمیافتہ مسلمان مولوی واعظ پیر و جوان کو اس کا مطالعہ ضروری ہے۔ قیمت صرف ۶ر

تحفہ آریہ سماج یا آریہ سماج کی پول۔ یہ وہ مشہور لاجواب کتاب ہے جو جگت مہا پرشاد آریہ نومسلم نے ستیارتھ پرکاش کی تردید مین انعامی ۵ ہزار روپیہ شایع کی تھی جسکا آجتک جواب نہین ہوا۔ دو جلدون مین قیمت ہر دو مجلد ہے غیر مجلد ۱۲

حدوث مادہ اس کتاب مین ثابت کیا گیا ہے کہ مادہ قدیم نہین بلکہ حادث ہے۔ ساتھ ہی آریون کے اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہین قیمت

سفرنامہ روم و شام و مصر مرتبہ مولوی شبلی نعمانی قیمت فی جلد ۶ مجلد عہ

اصلاح البشر۔ قال اللہ۔ علامہ حص

یہ تمام اخلاقی رسالے۔ تالیف جناب مولوی نواب صدیق حسن

حسین خان کی تصنیفات سے ہین جو ہر چھوٹے بڑے مسلمان کو پڑھنے ضروری ہین تینون کی قیمت صرف ۵ر

ذو الفقار علی بر گردن دیو شقی غلام حیدر مرتد آریہ کے رسالے نعرہ حیدری حصہ اول کا دندان شکن جواب انعامی ۱۰۰ روپیہ قیمت ۳ر

تنبیہ زبان دراز بجواب افشائے راز غلام حیدر مرتد کے ضمیمہ نعرہ حیدری کا ترکی بہ ترکی جواب۔ قیمت ار فی روپیہ ۱۶ نسخے

ایک مسلمان کا پیغام اس مین مسجد نماز کا فلسفہ اور اسلام کی فضیلت گورو نانک صاحب کا اسلام اور سکھ قوم کے نام زبردست پیغام قیمت ار فی روپیہ ۱۶ نسخے

پیدایش عالم اس رسالہ مین دیانند بانی آریہ سماج کے ان تمام دلائل کو معقول و منقول سے توڑ دیا جنکے ذریعہ دنیا کو وہ ازلی ابدی مانتے تھے اور آفتاب سے بھی زیادہ روشن دلیلون سے جو آریون کی مسلمہ ہین دنیا کا حدوث اور ہر ایک سلسلہ عالم کی پیدایش ثابت کردی ہے قیمت ۳ر

سوم منگلا ایک مذہبی دلچسپ اور پر لطف ناول ہر دو تاریخ قابل دید قیمت ۴ر

لیکچر اشاعت اسلام نواب محسن الملک کا اشاعت اسلام پر مشہور لیکچر ۱ر

دہرم کی کسوٹی یعنی سوامی نکودرشنانند کے ان مختلف سوالات کے جوابات جو مسلمانون سے راولپنڈی مین کئے گئے تھے۔ قابل دید قیمت صرف ار

وید کے ظہور مین فتور مضمون نام سے ظاہر ہے قیمت صرف ار

دہرم پال کا کچا چٹھا مضمون نام سے ظاہر ہے ار

عمدہ ممیرہ اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرہ اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے۔ اس اثناء مین بہت سے لوگون نے فائدہ اٹھایا ہے۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح۔ مولوی حکیم نورالدین صاحب مدظلہ کا بتایا ہوا ہے۔ آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا۔ کہ برائے امراض چشم بسیار مفید است۔ یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑوال سبل۔ اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند وغیرہ امراض چشم کے لیئے مفید ہے قیمت سرمہ ہر قسم اول فی تولہ عا قسم دوم ہر اصلی ممیرہ کی قیمت ہے روپیہ سے فی اکال دو ماہ کے لیئے اس کی نمایتی قیمت صرف ۔ روپیہ فی تولہ کر دی ہے بعض فیشنیا نے مجھے لیا کرنے پر تجربہ کیا۔ ترکیب استعمال میر پتھر پر گھس کر یا سرمہ کی طرح باریک پیس کر آنکھون مین ڈالا جاوے یہ سرمہ خاصکر گرمی وغیرہ کے موسم مین جس کی آنکھین دکھتی ہون بہت مجرب ہے۔

ست سلاجیت مقوی جمیع اعضا۔ نافع سرعت مشتہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح۔ دافع بواسیر رحبا بھی استسقا و زردی رنگ۔ تنگی نفس و دق تسخیر خیت و فساد بلغم و نکل سوم فشکم مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل بول سیلان منی و پیرو سست دو رو ریحا حمل وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے بقدر دانہ نخود صبح کیوقت دودھ کے ساتھ استعمال کرین۔

قیمت دو تولہ صرف عہ

لنگیان اور کلاہ ہر قسم کی لنگیان۔ مشہدی او پشاوری بادامی ریاہ سفید لشی ریشمی اور سوتی اسٹر ہر رنگ سفید اور بادامی اور پشاوری چھیان ہر قسم اور ہر قیمت کی مل سکتی ہین

احمدی نوٹ بکس کا ملنے کا پتہ

احمد بلنوٹ بکس کا مہا سواد قادیان اصنع گورداسپور

مخصوص سب کتب درد مخالفین سلسلہ عالیہ احمدیہ

علمائے اخلاق قیمت ۸/ ۳۳ حصہ

موجودہ زمانہ کے علماء سو کا اصلی فوٹو معہ تمام مخصوص مدارس کے ابتر حالات کے جو انہین کی تحریرون سے کھینچا گیا ہے۔ اور امرتسری مکذب کے دس مسلمہ جھوٹ جن کا جواب نہ ہوا نہ ہو سکے قیمت صرف ۸/

ثنائی اختراعات کا ہزارہ

امرتسری مکذب کی ابتداء سے کرہ تک روایت وار ان گالیون کی فہرست جو کہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خدام ذوالاحترام و علماء احمدی جناب کو دی ہین جنکی تعداد ۵۰۰ معہ حوالہ اخبار و رسالہ جات ثنائی صفحہ و سطر تاریخوار۔

قیمت صرف ۲/

ثنائی فرار اور مباہلہ سے انکار

ثناء اللہ امرتسری کا ہمیشہ اور ہر بار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیساتھ مباہلہ کرنے سے انکار و فرار کرنے کا اقرار ثنائی لاجواب ثبوت جسکا نام ہی ثناء اللہ نے زبان سے آجتک نہین لیا ہے جواب تو درکنار۔ قیمت ۳/

حجج الاحمدیہ یعنی ثنائی مکذب کا ٹھوکرین

امرتسری مکذب کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیون پر ثمال اور ثنائی مہود کی ہونیکا تجربہ پر اقرار و حضرت مسیح کی صداقت کا سلسلہ ختم ثبوت انعامی یکصد روپیہ ۲/

منیجر الحق

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی

فصلی بخار اور طحال کی دوا

یہ دوا ۲۶ سال سے ہمارے ہندوستان مین استعمال کی جاتی ہے۔ اگر آپ بخار مین مبتلا ہین۔ اور سب قسم کی علاج کرا کے تنگ آ گئے ہون۔ تو اس مجرب دوا کو ایک مرتبہ ضرور منگا کر استعمال کرین۔ اسمین چند فائدے مطلوب ہین۔ یہ ملیریا کے کیڑون کو مار دیتی ہے اسی لیئے اس کی چار پانچ خوراک کے پیتے ہی بخار کا آنا بند ہو جاتا ہے اور یہ خون کو گاڑھا کر دیتی ہے اور تلی کو گراتی ہے قیمت شیشی کلان ۱۲/ محصول ۶/ دو شیشی خورد محصول ڈاک ۵/ دو شیشی تک ۱/

نوٹ فرمایش کے ساتھ اخبار کا حوالہ ضرور ہے۔

ڈاکٹر ایس کے برمن کلکتہ

نمبر ۵ تاراچند دت سٹریٹ

رسالہ احمدی بھائی

یہ رسالہ شروع جنوری ۱۹۱۵ء سے ۳۲ صفحہ پر زیر ایڈیٹری جناب قاسم علی احمدی ماہوار نکلتا ہے جس کا اہم مقصد سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اندرونی مخالفین کا عموماً اور ثناء اللہ امرتسری کا خصوصاً انکا جواب دینا۔ حضرت اقدس مسیح موعود و بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صداقت کا بدلائل اظہار کرنا ہے۔ قیمت سالانہ عہ درخواستین بہت جلد بھیجکر ثواب حاصل کرین۔

منیجر الحق

باہتمام محمد منیجر قاسم علی صاحب ایڈیٹر و پروپرائٹر و پبلشر نے اپنی الحق پریس میں چھپوا کر دفتر ... سے شائع کیا دارالسلطنت